جلد ۶ | دہلی دوشنبہ ۱۱ ذیقعدہ الحرام ۱۳۱۸ھ مطابق ۴ مارچ ۱۹۰۱ء | نمبر ۸

مقدمۃ الجیش

جنگی مصارف

پرانا خوب زمانہ کی بچپہ گیون کے خیال سے گورنمنٹ عالیہ نے جنگی مصارف میں زیادتی کر دی چنانچہ آیندہ سال کے لئے ۸۷۹۱۵۰۰۰ پونڈ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ کیونکہ اب فوج میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ گزشتہ سال کل فوج ۴ لاکھ ۲۰۰۰ تھی۔ اور اس سال میں ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ہو گئی۔ اس میں ۴ لاکھ ۲۰ ہزار تو مستقل ہے۔ اور باقی جنگ جنوبی افریقہ دیکھین کے خیال سے عارضی طور پر زیادہ کر لی گئی ہے۔ جہان مہم ختم ہو گئی نکال دی جائیگی تو فاضل سپاہ کو انعام اکرام دیکر رخصت کر دیا جائیگا اور اگر اد کسی نے سر اٹھایا تو جب تک نہین کر فوج مستقل کر دیجائے

ہائے بدقسمتی

ہندوستان کے ملک کو تو ہندی فدیہ ہند جارج ہملٹن نے بالکل فالتو ہی سمجھ لیا ہے اوسکی آمدنی کیلئے تو دونو ہاتھ کیا دامن تک پھیلا لیتے ہین۔ اور جب کچھ اوسکی امداد کا ذکر آتا ہے تو منھ پھیر لیتے ہین۔ حال کا ذکر ہے کہ کمشنر کین کے دل مین خدا نے رحم ڈالا یا انہون نے ہندوستان کے فاقہ مستون کی سفارش کی اوس کے لئے امداد چاہی اور یہ بھی اسطور پر کہ گورنمنٹ کو گرہ سے ایک کوڑی نہ دینی پڑتی۔ انہون نے یہ تجویز پیش کی کہ ہندی خزانہ کا جو برٹش خزانہ پر قرض چڑھا ہوا ہے جب وہ اون قسطون کو ادا کرے تو وہ رقمین خزانہ مین نہ داخل کیجائین قحط زدون کی امداد مین دیجائین کیونکہ تین چار سال کے عرصہ مین کاشتکارون کو سخت نقصان آیا ہے اس کے جواب مین وزیر ہند صاحب نے جھلا کے فرمایا کہ

فرانس بیحد بگڑ رہا ہے

یہ سمجھ مین نہین آتا کہ برٹش گورنمنٹ نے فرانس کا کیا بگاڑا ہے جو اس سے بیطرح بگڑا ہوا ہے۔ کروگر جب وہان گیا تھا تو عام رعایا کے جوش کا اس وقت اندازہ ہوا کہ سبھی تو فرنچ ہے۔ ولایتی اخبارون مین فرانس کی نسبت بہت کم ایسے آرٹیکل شایع ہوتے ہین کہ جیسے اوسکی ہتک ہو اور فرانس کے اخبارون مین عام طور پر ایسے ہی مضمون شایع ہوتے ہین کہ اور اب وہ اخبار یہ کوشش کر رہے ہین کہ اور گورنمنٹون کی رعایا بھی انگریزون کی مخالف ہو جائے۔ چنانچہ بلجیم مین کئی اخبار اسی غرض سے بھیجے جاتے ہین اور مفت تقسیم کئے جاتے ہین کہ انگریزون کی برائیان پڑھکے لوگون کے دل انسے پھر جائین۔ گورنمنٹ بلجیم نے ایسے اخبارات کے شایع ہونے کی ممانعت بھی کر دی ہے لیکن وہ کسی نہ کسی طرح وہان پہنچ جاتے ہین۔ بلجیم کے دارالسلطنت نے ولایت اخبار کی تھوڑی

سنہ ۱۹۱۰ء کے کرشمے نمبر ۲

(۱۹) ۲۴ جون کے بعد زمانہ کی ایسی چال بدلیگی کہ بہت
کی ہوا برٹش کے خلاف ہو کے باد سموم کا کام کریگی
زمانہ کی ہوا پھر ایسی بگڑیگی کہ کیپ کالونی میں
فساد کی آگ بھڑک اٹھیگی اور آپس میں جنگ
چھڑ جائیگی ہندوں کی اسوقت خوب بن آئیگی۔
انگلش شہزادیوں میں [illegible] (کیونکہ [illegible]) کا ماتم ہوگا
(۲۰) آخر جولائی میں ایک ایسے ڈیوک کا انتقال ہوگا
کہ جسکے صدمہ سے لندن کی رعایا ایک مدت تک
ہائے وائے کرتی رہیگی۔ انہی دنوں میں ایک عجیب و غریب
ہوائی جہاز آسمان کی سیر کرنے چل پڑیگا (۲۱) اگست
ایسی سخت ہوگی کہ رات کو بھی چیل انڈا چھوڑ دیگی۔
اسپر جو ہیضہ کا مرض [illegible] جاپان کی [illegible]
پھیلا پڑا جائیگا (۲۲) ستمبر کے شروع ہفتے میں
ایک بہت بڑی عمارت جلکے راکھ ہو جائیگی (۲۳)
فرانس میں پولیٹیکل الٹ پلٹ سے کھلبلی مچ
جائیگی (۲۴) کھیتوں کی زراعت کو نقصان پہنچیگا
۱۵ ستمبر کے بعد سے تو بادلوں کا مینہ برسنے
لگیگا۔ چنانچہ منجم صاحب فرماتے ہیں (۲۵) ۲۲
ستمبر سے ۲۰ اکتوبر تک کسی تاریخ میں ایک ملک
کی رعایا میں [illegible] عظیم فساد برپا ہوگا (۲۶)
لندن کی رعایا میں نفاق بغض و حسد کی آگ
بھڑکیگی۔ ایک معزز [illegible] سے معزز کی جان لیا
جائیگا۔ اسوقت زہر خورانی کے ذریعہ سے [illegible]
[illegible] ہو گئے (۲۷) نومبر میں ایک
بہت بڑا [illegible] (۲۸) نومبر کی ۱۱
تاریخ کو [illegible]
ظاہر ہوگا (۲۹) ہندوستان کا کوئی مشہور [illegible]
[illegible] چل بسیگا (۳۰) [illegible]
[illegible] دسمبر [illegible] انگلستان [illegible]

شکست کیوں ہوئی؟

دشمنوں نے جو ہماری بہادر فوج کی نسبت اڑا رکھی
ہے کہ اسنے بوئروں کے مقابلہ میں بار ہا منہ کی کھائی
یہ بالکل غلط ہے۔ پھر بھی خدا نخواستہ اگر ایسا ہو جاتا
تو گورنمنٹ زمین آسمان ایک کر دیتی۔ تمام فوج کو
کینسل اور افسروں کو رد کر دیتی۔ اور ان کی جگہ
ایسی فوج بھیجتی جو کبھی پسپا ہی نہیں دیکھتی اور ایسے
افسر بھیجتی کہ جنگ کا پلان قائم کرنے میں کبھی
ان سے لغزش ہی نہیں ہوتی۔ ہماری بہادر فوج
جب لڑی ایسی لڑی کہ دشمنوں کے چھکے چھڑا دئے
جب کبھی ہماری بہادر فوج کو شکست ہوئی۔ وہ
اسکی کم ہمتی سے نہیں ہوئی یا تو سامان جنگ کی
کمی پڑ گئی یا کسی افسر نے کہ جسکے ہاتھ میں اسکی باگ ڈور
تھی لڑائی لڑنے میں غلطی کی یا لفٹنٹ صاحب کی بیماری
[illegible] ہی ہیر پھیر میں معاملہ
الٹ پلٹ ہو گیا۔ گورنمنٹ نے ایسی شکستوں
کی اچھی طرح چھان بین کی۔ کئی افسروں کی
خطائیں ثابت ہوئیں۔ کئی پر مقدمے طیار
ہونے کی امید ہے۔ وہ افسر تو بالکل ہی [illegible]
کرنے لگے۔ اور کئی افسروں کو تھوڑی تھوڑی
سزائیں دیگئیں۔ اور کئی افسر ابھی جکڑ بند ہیں
وہ بھی بغیر پھل لئے نہیں چھوڑے جائینگے۔
ناتال میں بہت سی شکستیں اور ضائع ہوئیں وہ
تو زیر نظر انداز کر دی گئیں بعد میں دیکھا
جائیگا۔

گورنمنٹ نے بہت ہی اچھا کیا کہ تغافل شعار
افسروں کا [illegible] افسروں کی دھجیاں [illegible]
کر دی [illegible] افسروں کی بھی آنکھیں کھل جائینگی
اور اب وہ کبھی شکست نہیں اٹھائینگے اور
پسپا دکھانے کا نام نہیں لینگے۔

بارش بھی ہمکو ہی روکتی ہے

نا فہم لوگ اپنے دل میں خیال کرتے ہیں کہ
برٹش فوجی افسر میدان جنگ میں کل فوج زیادہ سے
زیادہ پندرہ بیس ہزار جوان لگے اور برٹش فوج تو
لڑنے میں ان سے زیادہ ہے۔ اگر وہ چاہے تو سب
فوجوں کو مع [illegible] کے ریزہ ریزہ کر لے
اور ولایت کے کٹہرے میں لا کر سب کی گردن [illegible]
پھیر دے۔ معلوم نہیں کہ برٹش فوج کیوں سستی
کر رہی ہے۔ اسمیں تو شک نہیں کہ برٹش فوج جب
اپنے دل میں یہ بچار لیگی کہ دنیا میں ایک فوج کا
بھی نشان نہ رہے تو وہ ایسا ہی کر دکھائیگی
اور وہ اب تک صفائی میدان بھی کر کے دکھا
دیتی۔ مگر اسکا کیا علاج کہ قدرتی طور پر ایک نہ
ایک اڑنگہ ایسا ہی لگ جاتا ہے کہ جس سے
فوجوں کی جان بچ جاتی ہے۔ کبھی سردی زیادہ
پڑنے لگی۔ کبھی دریا طغیانی پر آ گیا۔ کبھی کہر
ایسی پڑنے لگی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھائی
دیا۔ کبھی فوج میں مرض پھیل گیا۔ غرض کوئی
نہ کوئی وجہ ایسی ہی میسر کر دینے والی آڑے
آ گئی۔ اور ہاتھ میں آئے ہوئے فوج آگے سے
ترچھے ہو ہو کے نکل گئے۔ حال کا ہی ذکر ہے کہ
جنرل فرنچ نے مقام [illegible] پر ایک ہزار جوان
سے مقابلہ کیا۔ اور سب کو بھگا بھی دیا۔ اور خود بھی
کمر باندھ کر انکو پکڑنے کے لئے [illegible]
[illegible] تعاقب میں روانہ ہوگئے مگر [illegible]
ایک ہی [illegible] کی کسر رہ گئی تھی [illegible] بارش اور [illegible]
اس زور سے پڑی کہ سارے [illegible]
[illegible] بارشوں نے جنرل فرنچ کو آگے بڑھنے
دیا۔ اب ہی [illegible] ہماری بہادر فوج
کم ہمتی کا الزام دیتے ہیں کہ بارش ہی آگے [illegible]

انگلی پکڑتے ہی پہونچا پکڑنیکی سوجھی

معلوم ہوتا ہے کہ پرنس جارج کے دن پورے ہوگئے اور انکے دماغ میں یہ خلل پیدا ہوا ہے کہ کریٹ مستقل طور پر سلطنت یونان میں شریک کردیا جائے۔ چنانچہ آپ دول یورپ سے یہ درخواست بھی کر بیٹھے۔ دول یورپ نے سمجھا ہوگا کہ اب برخوردار کے دماغی کیڑے کلبلانے لگے۔ وہ بھلا ایسی درخواست کو کیسے منظور کرلیتے۔ کریٹ کو شہزادہ یونان نے کیا نانی جی کا گھر سمجھا ہے۔ دول یورپ اسکو یونان سے ملحق کرنیوالے کون۔ وہ اگر ایسے ہی غیر سلطنتوں پر تصرف کیا کریں اور صاحب سلطنت اون کے فیصلہ کو چپکے سے منظور کر لیا کرے تو وہ اور بھی کیوں ڈریں۔ کل اسلامی ملکوں کو اپنی ہی سلطنتوں میں شریک کرلیں۔ کیا وہ نہیں سمجھتے کہ ٹرکی کی سلطنت اب وہ سلطنت نہیں رہی۔ سامان جنگ ہر طرح کا موجود۔ فوج کافی طور پر مستعد۔ اسی گھمنڈ پر تو اوس نے یہ نوٹس دیدیا کہ کریٹ میں ہم عیسائی گورنر نہیں رکھنا چاہتے ٹرکی سلطنت تو پرنس جارج کے کریٹ بدر کرنیکی فکر میں ہے اور وہ اس دھن میں ہے کہ کریٹ سلطنت یونان ہی سے پیوست کردیا جائے۔

دول یورپ نے اس درخواست کی سخت مخالفت کی۔ اور یہ جواب دیا کہ برخوردار خاموش بیٹھے رہو بیٹھے بٹھائے تم کیوں فتنہ اوٹھانا چاہتے ہو۔ ہمنے تو عارضی طور پر تمہاری تقرری حضور سلطان المعظم سے منظور کرائی ہے۔ تم تو پاؤں ہی پھیلانے لگے۔ اب دیکھیں اس جواب پر شہزادہ صاحب کیا فرماتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اب اپنے تئیں کافی طور پر یونانی فوج کی بھرتی کرلی ہوگی۔ یہ خبر بھی نہیں کہ سلطنت عثمانیہ کی فوج کا چوتھائی حصہ بھی سلطنت

واہ کیا اسلامی یونیورسٹی ہے

کسی نے سچ کہا ہے کہ نیچری اپنے باپکے بھی دغا کریں۔ واقعی بات یہ ہے کہ انکا ظاہر صاف ہے اور باطن میں خباثت ہی خباثت بھری ہوئی ہے کمبختوں نے سر سید کی یادگار میں یونیورسٹی قایم کرنے کی تجویز کی۔ اور چندہ کے لئے مسلمانوں ہی کے آگے جھولیاں پھیلائیں۔ اپنی جادو بیانی سے بیسیوں اسامیوں کو پھانس لیا۔ اور سب سے یہ وعدہ کیا کہ اسلامی یونیورسٹی قایم کیجائیگی جسمیں دینیات کی بھی تعلیم ضرور ہوگی اور پھر دینیات کی تعلیم کا جا بجا سے چندہ وصول کیا۔ دینیات کی تعلیم کا پہلا انتظام تو یہ کیا کہ کالج کے پروفیسر راجہ ایک یورپین بہادر ہیں کو اپنا بزرگ۔ سرپرست مذہب کے سفید و سیاہ کا مالک کردیا۔ اور صرف زبانی ہی نہیں بلکہ باضابطہ پرنسپل صاحب سے اقرار لیلیا۔ کہ آپ ہر طرح مالک ہیں جو انتظام دینیات کا کرینگے ہم اوسکے تسلیم کرنے میں ذرا بھی چون و چرا نہیں کرینگے۔

صاحب بہادر کی سرپرستی کا اعلان لندن کے اخباروں میں بھی چھپ گیا۔ صاحب بہادر نے بھی ایک لمبا چوڑا مضمون اخبار میں شایع کرادیا اسمیں نیچریوں کی بیحد تعریف کی ہے کہ سر سید کے قلابے آسمان سے ملادیئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں اگر کوئی فرقہ گورنمنٹ کا خیر خواہ اور سلطنت کی بنیاد مضبوط کرنیوالا ہے تو وہ نیچریوں ہی کا ہے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی دلی نفرت ہے۔ یہ فرقہ اسی نفرت کو اونکے دلسے نکالتا ہے اور انکی پرانی دینی تعلیم کو مٹاتا ہے اور نئی سکھاتا ہے پھر کہتا کہ بغیر مسلمانوں میں یہ پرانی خصلتیں نہیں جا سکتیں اور وہ انگریزوں سے شیر و شکر کیطرح نہیں مل سکتے ہیں (باقی آئندہ)

بوئروں کا ہمدرد انگریز

معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر کروگر کا ستارہ بہت بلندی پر ہے کہ اوسکو دشمنوں میں ہی سے ایک ایک دوست بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ رعایائے لندن میں ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو اس جنگ کی ابتدا سے مخالفت کرتا رہا۔ حال میں ایک بڑے معزز انگریز مسٹر سٹیڈ نامی نے مسٹر کروگر سے ملکر ہمدردی ظاہر کی اونہوں نے کروگر سے ملاقات بھی کی اور سامان جنگ کے بارہ میں دریافت کیا کہ آیندہ کے لیے اسکا کیا انتظام کیا ہے۔ کروگر نے جواب دیا کہ اسکے انتظام کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے برٹش فوج سے اسقدر بندوقیں چھینی ہیں کہ عرصہ دراز تک کافی ہونگی۔ گولہ بارود بھی بیحد ہاتھ لگ گیا ہے۔ مسٹر سٹیڈ نے کروگر کو یقین دلایا کہ ولایت میں اونکے بہت ہمدرد ہیں۔ اور وہ یہی چاہتے ہیں کہ کسیطرح برٹش گورنمنٹ جنگ موقوف کردے۔ اس کے بعد مسٹر سٹیڈ نے کروگر سے پوچھا کہ صلح کیوں نہیں کر لیجاتی اونہوں نے جواب دیا کہ بوئروں میں تو ابھی تک لڑنیکا دم باقی ہے پھر وہ کیوں صلح کی درخواست پیش کریں۔ ہاں اگر چیمبرلین اور وہ افسر جنہوں نے ہمارے خلاف میں گورنمنٹ کو بھڑکایا ہے بالکل علیحدہ کردیئے جائیں تو بیشک بوئر صلح کی طرف آمادہ ہوجائیں۔ لیکن تا وقتیکہ گورنمنٹ انکو علیحدہ نہ کردیگی۔ بوئر جنگ سے ہرگز باز نہیں رہینگے۔ وعدہ وعید سے کام نہیں چل سکتا کیونکہ بوئر برٹش گورنمنٹ کو انتہا درجہ کی بدنیت اور بدمعاملہ سمجھتے ہیں۔ وہ اگر انکے سامنے سونے کا اتنا ڈھیر کردیں کہ پہاڑ کے برابر ہوجائے اور پھر انجیل مقدس کی قسم کھائیں تب بھی بوئر انکے عہد پر

یونان کو خاک میں ملا دینے کیلئے کافی ہے اور آخر خدا کے فضل سے کل جنگی سامان اور فوج پہلے سے سوائی بلکہ ڈیوڑھی ہوگئی ہے۔

طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی

جامع العلوم نے ریاست رامپور اور ریاست بنہ بہدہ کی مخالفت محض اسوجہ سے کی کہ دونون کی گٹھری ہاتھ لگ جائے سو اس مخالفت کا یہ پھل پایا کہ تین سال کی قید بھگتنی پڑی چنانچہ ۲۰ فروری کو ایک بجے دن کے جنٹ صاحب بہادر نے مندرجہ ذیل حکم سنایا۔

ایک مضمون کی بابت حسب دفعہ ۵۰۰ دو سال قید اور دوسرے مضمون کی بابت حسب دفعہ ۵۰۰ ایکسال قید۔ اور ایک مضمون کی بابت حسب دفعہ ۵۰۲ ایکہزار روپیہ جرمانہ اگر نہ ادا کرے تو ۶ ماہ قید سخت۔

یہ ہی جامع العلوم کی خوش قسمتی ہے کہ دو تین مقدمہ اوسپر ایکہی ساتھ چلائے گئے اسمین ایک سال کی بچت ہو گئی۔ اب بجائے تین سال کے دو ہی سال کی قید بھگت کر چھٹکارا ہو جائیگا۔

جامع العلوم کے ایڈیٹر سے او بوجہ اوسکی قابلیت اور آزاد منشی کے ہمکو ہر طرح سے ہمدردی ہے۔ اور اوسپر جو ناگہانی بلا پڑی اوسکا سخت افسوس ہے۔ مگر ساتھ ہی اسکے اسکا بھی افسوس ہے کہ اوسنے دنیا کی لالچ مین اپنی وقعت بھی کہوئی اور اخبار کو بھی برباد کر دیا۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس ہے کہ فیصلہ کے روز اوسنے بالکل ہمت ہار دی یعنے بر سر اجلاس معافی مانگی۔

یکایک کایا پلٹ گئی

کل تک تو ہم جنرل بوتھا کی نسبت یہ خبرین سنا کرتے تھے کہ اسکی فوج روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ جنرل فرنچ اوسکے تعاقب مین کئی روز سے لگے ہوئے ہین مگر وہ آنکھ بچا کر رستہ کاٹ گیا۔ اور کسی ایسے محفوظ مقام مین ڈیرہ ڈنڈا ڈالدیا کہ پھر برٹش فوج نے اسکا پیچھا کرنا بیکار سمجھا اور آج یہ خبر سنائی دی کہ جنرل بوتھا نے برٹش اتباع قبول کر لی سمجھ مین نہین آتا کہ یکایک کیسے کایا پلٹ ہو گئی نہین اوسکے ایسا مقابلہ ہوا کہ جسمین وہ گھیر لیا گیا ہو نہ اوس کے پاس فوج کی کچھ کمی ہے نہ گولے بارود کا توڑا نہ اوسنے کبھی اپنی کم ہمتی کا اظہار کیا۔ پھر کیا وجہ ہوئی کہ اوسنے برٹش اتباع قبول کر لی۔ اور اگر اسکو عاقبت اندیشی سے اطاعت قبول بھی کر لی تو اوسکے ہمراہیون کی تعداد کیون نہین بتائی گئی۔ لندن مین اس خبر کو سنکر رعایا خوشی کے شادیانے بجا رہی ہے اسمین تو شک نہین کہ یہ موقعہ جتنی خوشی کی جائے تھوڑی ہے مگر جب وہ موقعہ بھی تو ہو۔ ہے سر پیر کی خبر پہلے ہی باہم ہو جانا اور اسکی تردید کے بعد خفیف ہونا کسی عقلمند نے بتایا ہے سرکاری طور پر یا دقتیکہ پوری تشفی ہو جائے ہم کیسے بغلین بجانے لگین۔

ہندی مسلمانونکی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوی

معرفت	رقم	مقام	نام
	عہ		حیات بخش صاحب خزانچی پنجاب درجہ ۲۲۶
	للعہ	الہ آباد	منشی حفیظ اللہ صاحب
منشی حفیظ اللہ صاحب	عہ	″	متفرق قسم
	للعہ	کلکتہ	محمد بخش و محمد عبدالرزاق صاحب
	[illegible]	دہلی	حافظ محمد حسن صاحب گھنوری
	عہ	برہانپور	رضا خان صاحب
رضا خان صاحب	عمر	″	الٰہی بخش صاحب
″	للعہ	″	پنج صاحبان ہندوستانی
″	[illegible]	″	متفرق
	عہ	چھاؤنی جالندھر	میرزا محمد رحمٰن صاحب

میزان	[illegible]
رقم سابقہ	۲۰۰۹ [illegible]
میزان کل	[illegible]

خبار وطن۔ یہ پرچہ لاہور سے نکلتا ہے اسکو جاری ہوئے اٹھارہ برس ہو گئے۔ ہمنے اسکے اکثر پرچے دیکھے کسی مین کوئی تعصب نہ پایا مضامین اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہین تحریر بھی دلکش ہے۔ مگر ایسی شستہ بھی نہین جو قابل نظیر ہو۔ علاوہ ایڈیٹر مسمی ہے ایڈیٹر مولوی انشاء اللہ خان ہین جو کئی سال تک وکیل کی ہ۔ ۔ ۔ تیرہ کر چکے ہین۔ کم از کم سلامت لکھنؤ بھی ہے۔

کیپ ٹاؤن کے مسلمان بھی چندہ حجاز ریلوی مین بہت شوق کیساتھ شریک ہونا چاہتے ہین انہون نے عام طور پر ہاکار دیا ہے حضرت سلطان المعظم کے اخلاق حمیدہ نے ہمکو اپنی طرف رجوع کر لیا ہے۔ چنانچہ پانچ سو پونڈ بطور ہدیہ بھیجکے تو کچھ تھے بھیجے جاویگے جو اوسکو جامعین اُن لوگون نے بہت ... ... تو ایسی کی کہ مستقل طور پر چندہ کی دیجائے۔

راجہ نواب تو ولایت کی سیر کو جاتے ہی تھے اب رانیون کا نمبر بھی لگ گیا چنانچہ مہارانی کوچ بہار لندن کیطرف کوچ کر گئی ہین۔ یہ سیر سپاٹے کی غرض سے نہین اپنے دو بچون کو تعلیم دلانے جاتی ہین تاکہ وہ اچھی انگریزی کے ساتھ ہی ولایتی لیاقت حاصل کرین اور گورنمنٹ کے یہ مہم کے سامنے کچھ ہو والدہ صاحبہ کا دل خوش کرین (ماخوذ از لندن ٹیمز)

ابھی فتح کیسی

جنگ ٹرانسوال کے متعلق ہم تو یہی لکھ رہے ہیں اور یہی ہمارا دین ایمان ہے کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کی طاقت عظمت سب سے بڑھ کر ہے۔ بوئرز کی کیا حقیقت ہے جو اسکا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے دھیل افسروں نے خود ہی اپنی نرم پالیسی سے ڈھیل ڈال رکھی ہے۔ ورنہ اب تک کیا۔ وحشی بوئروں کا ایک بچہ بھی باقی نہ رہتا۔ اور بوئرز تو وہ اب بھی کرتے پھرتے ہیں مگر ہم زندہ ہیں مہینے دو مہینے کا اور کھڑاک ہے بس پھر تو ہم ہی ہم ہونگے لیکن لندن کے اخبارات اسکے متعلق جو خبریں شایع کر رہے ہیں اونکو دیکھکے ہماری آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ گردن میں تین خم پڑ جاتے ہیں۔ تن کا بال کپ کپ کرنے لگتا ہے اوپر کا دم اوپر اور نیچے کا نیچے رہجاتا ہے۔ اور بے اختیار بجھے ہوئے دل سے ایک ایسی آہ نکل جاتی ہے کہ جو برف کی برف سے بھی زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ ہائے غضب وائے غضب۔ ولایت کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ لوگ تو یہ سمجھ رہے ہونگے کہ لارڈ کچنر ٹرانسوال فتح کر کے آتے ہی ہونگے۔ مگر اصل یہ ہے کہ ڈیڑھ سال وہ ابھی ادھر کا رخ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ انہوں نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ ابھی فوج کی واپسی کی امید نہ رکھی جائے اسکو ۱۸ مہینے اور یہیں رہنا چاہئے تاکہ ڈہنے پائیں آگے پیچھے کا انتظام معقول طور پر ہو اور یہ خبر ہے کہ لارڈ کچنر کی خاص الخاص جو فوج تھی طاقت اچھی طرح توڑ دی ہے انکی ہڈی پسلی الگ کر دی ہے مگر وہ جو کہتے ہیں کہ رسی جل جاتی ہے بل نہیں جاتا۔ وہی حالت انکی ہے کہ اپنی آن بان میں مرے جاتے ہیں۔ یہاں دبکے بیٹھے ہیں نہیں جی لگتے اور یہ ایک خبر ہے کہ لارڈ کچنر کی غلطی کا ... ایک سپاہی نے اپنے گھر والوں کو لکھا ہے۔

جو زندہ رہینگے تو ملجاینگے

ابھی مرنے جلنے کی کیا پوچھتے ہو۔ امید تو یہیں سے ہی بندھی ہوئی ہے کہ بس آج کل کی ٹھہرتی ہے کل ہوتی ہے مگر یہاں تو وہی حال ہے ع ہر روز زخم تازہ ہو زخم کہن کے ساتھ۔ تو یہ ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سال کیا پانچ سال بعد بھی پیچھا چھٹ جائے تو ہزار غنیمت ہے۔ وہی سپاہی یہ بھی خبر دیتا ہے کہ ڈچوں کی طاقت روز افزوں ترقی پر ہو جہاں سو دو پچھے میں آتے ہیں وہاں آناً فاناً میں ہزار دکھائی دینے لگتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ فوج آسمان سے ٹپک پڑتی ہے یا زمین سے ابل پڑتی ہیں۔ پچھلے دو مہینے ہی کا ذکر ہے کہ ہمنے چاروں طرف سے گھیر کے ایسی خبر لی تھی کہ انکو دنیا میں رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ بڑی مشکل سے چند عدد وحشیوں نے بھاگ کے جان بچالی تھی اور وہ منھ چھپائے پھرتے تھے مگر اب تو انکے ۲۵ ہزار سپاہی میدان جنگ میں آ ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور ظالم بڑھ بڑھ کے حملے کر رہے ہیں۔

وہی اخبار یہ بھی خبر دیتا ہے کہ مسٹر کروگر اب اچھا ہوتا چلا۔ اچھا ہوتے ہی غالباً وہ فوجی کمان ہاتھ میں لیکر حملوں کے تیر چلانا شروع کرینگے۔ پریٹوریا کے ایجنٹ ڈاکٹر نے اوس سے ملاقات کرکے صلح کے بارہ میں پوچھا کہ فوج کی کیا نیت ہے۔ مسٹر کروگر نے جواب دیا کہ فوج تو ایسے بیشرم اور ننگے نہیں جو تا دم مرگ لڑائی کے لئے قول دیکے چنانچہ ہار جائینگے اور خود صلح کی درخواست پیش کرینگے ہاں اگر برٹش گورنمنٹ خود صلح کی درخواست پیش کرے تو فتح اپنی ہو کر سکتے ہیں۔ اس خبر سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ فوج نے بھی سوچ لیا ہے کہ مرنے سے کبھی ہاتھ نہ اٹھائینگے۔

نہیں تو کئے کی سزا پائینگے

آزادی کے لئے تو وہ موخر رکھیں ہماری گورنمنٹ عذاب جاودانی کا پابند کرکے چھوڑیگی اگر وہ اپنی خیر چاہتے ہیں تو کان دبا کے خلعت گوشی اختیار کرلیں۔ نہیں تو اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ ضرور بلکہ بالضرور اپنے کئے کی سزا پائینگے۔ وہی بے لگام اخبار یہی روایت کرتا ہے کہ گورنمنٹ ابھی اسباب کو سمجھ چکی ہے کہ فوجی افسر جو فتوحات کی خبریں بھیجتے ہیں۔ اور ڈچوں کے نقصان کی بابت رپورٹ کرتے ہیں کہ ہمنے انکے کئی ہزار مار ڈالے اور ہمارا ایک بھی نہیں مرا لیس یہ نسلی ہی نسل ہے۔ قرینے سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ کئی سال بھی اس ٹیک سے نجات نہ ملیگی اسلئے انہوں نے ابھی سے پکار کر کہہ دیا ہے کہ اگر ایسا ہی رہا تو آئندہ سال کے لئے ۲ کروڑ پونڈ کی پارلیمنٹ سے منظوری لے کر ٹیکسوں کی طرح روپیہ بچیگا۔ ایک ایک کی جگہ دس دس سپاہی اور ایک ایک سیر کے بدلے ایک ایک من گولہ بارود میدان جنگ میں بھیجا جائیگا۔

انگلی اخبار نے روایت ہے کہ جنگ کی اصلی خبریں لارڈ کچنر اپنے حلقہ سے باہر نہیں نکلنے دیتے ہیں ہاں یہ بھی خبریں اخباروں کو ادھر ادھر سے پہنچ جاتی ہیں۔ لندن کی رعایا کو بھی خبریں ملنے سے انتشار ہے۔ وہ اخبار اپنی روایت کو مدلل طرح کرتا ہے کہ جس جنگ کی نسبت صحیح اندازہ لگا کر یہ خبر دیگئی تھی کہ جون ۱۹۰۰ء میں کام پایہ ختم ہو جائیگی اور اب جون ۱۹۰۱ء کا زمانہ قریب لگا ہے مگر ع وہی ... غرض ... جو آگے تھی سو اب بھی ہے۔ معلوم نہیں کہ لندنی اخبارات گورنمنٹ دیکھتی ہے یا نہیں۔ اگر دیکھتی ہے تو کیوں نہیں اونکی زبان بند

معرکہ آرائی

کل نفس ذائقۃ الموت

کیا تباہ ہر کس کس کو آسمان نے آہ
ہزاروں ایسے ہیں جنکے نشان و نام نہیں
ہوا جہاں میں جو پیدا وہ ہوگا نابید
سوائے ذات خدا غیر کو قیام نہیں۔

انقلاب زمانہ اور اوسکی نیرنگیوں کا کیا ٹھکانہ۔ فلک کجرفتار کی کجروی اور زمانۂ ناہنجار کی گردش کا کیا کہنا ہے دور دنیا کے متغیر رنگ جہاں نہیں وہ کونسا چمن ہے کہ جسکو خزاں نہیں۔ [illegible] ناپایدار [illegible] ناہموار [illegible] کو کھا گئی ہستی پر کوئی اونکا نام لینے والا بھی نہ رہا۔ اف کیسے کیسے شاہان ذیحشم اور پہلوانان ذی الاحتشام [illegible] خاک چاٹ رہے ہیں کہ اب انکے نام و نشان بھی باقی نہیں۔ کہاں ہے سکندر؟ کہاں ہے قیصر؟ کہاں گئے اکبر؟ کہاں گئے وہ لوگ کہ جنکی سلطنت اور شوکت سے زمین ہلتی تھی؟ کہاں ہیں وہ لوگ جنکے جسم نازنین ابھی خاک میں پڑے سڑتے ہیں؟ ہائے کہاں ہیں وہ لوگ جنکے سر پہ حکومت کا تاج رکھا گیا۔ خوشحالی کی پوشاک پہنائی گئی۔ اف کیسے کیسے لوگ کنج لحد میں پڑے سوتے ہیں سچ ہے دنیا میں سکندر کا زمانہ رہا نہ قیصر کا و قیصرو کا زمانہ رہا یہ پوشیدہ نہیں کسی سے حال [illegible] خود بھی نہ [illegible] زمانہ رہا؛

ہائے [illegible] فنا کے [illegible] سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا چنگیز ہو یا ولی [illegible] سب کو آخر موت ہے اس دار فانی میں [illegible] دوام نہیں۔ کسیکو ثبات نہیں [illegible] قصر [illegible] خاک میں [illegible] کے ساتھ کیا [illegible] بہتر ہے

[illegible] انقلاب جہاں [illegible]

کرتا ہوں تو طبیعت بہت گھبراتی ہے بلکہ اور کچھ ہی رنگ دکھاتی ہے۔ چنانچہ اپنی پیاری ملکہ مادر مشفقہ۔ دیالو دل فیاض [illegible]۔ رعایا پرور۔ عالی ہمت۔ سکندر صولت کے انتقال پر ملال سے جیسا کچھ دل محزون اور مغموم ہے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ طبیعت میں اسقدر انتشار ہے کہ مضمون کا باندھنا بھی ناگوار ہے۔ دل میں اسطرح اضطراب ہے کہ نہ تسکین اور نہ قرار ہے۔ [illegible] لکھنے بیٹھا ہے [illegible] قرطاس بھی [illegible] غم کے سیاہ پوش ہے جسکے بیان سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ جی تھراتا ہے۔ بدن لرزتا ہے۔ ہوش و حواس کی باگ خدا کے پاس یا ملک الموت کے ہاتھ ہے اندرین حالت جو با خبر [illegible] بگفت [illegible] انا للہ و انا الیہ راجعون؛ ہائے کیسا حادثہ جانکاہ [illegible] سراپا آشوب ہے کہ جس سے [illegible] خامہ [illegible] سینہ میں بجھتا ہے۔ ہائے فلک ستمگر اور سپہر غدار تو نے یہ کیا ستم ڈھایا۔ ہائے تو میری رعایا پرور ملکہ۔ ہائے میری علم افراز اور لشکر آرا ملکہ۔ تیرے لئے ہم جہاں تک آہ و بکا کے نعرے بلند کریں تھوڑا ہے تیرے فراق اور درد و غم میں اگر جان دے دیں تو بجا ہے سچ ہے [illegible] غم ایسے کہ اب جینے سے نفرت ہے؛ ابھی موت آ جائے [illegible] کاش میں [illegible] خبر وحشت اثر کان نہ سنتا۔ ہائے میں جیتے جی دنیا نہ دیکھتا۔ اف اس سانحہ جانسوز اور حادثہ غم اندوز کا ہم کہاں تک درد و الم ظاہر کریں۔ کہاں تک کسکی تعزیت میں ماتم کریں۔ افسوس [illegible] دل کے دل بھی ٹھکانے نہیں۔ اف یہ ایک نئی بلا ہم پر نازل ہوگئی [illegible] ایک آفت ہے تو مرمر کے جیتا تھا [illegible] ہوگئی اور یہ کیسی مرے اللہ [illegible] ایسے بادشاہ کو جسکے [illegible] عدالت میں شیر و بکری بھی [illegible] کے ساتھ [illegible] ایک ہی گھاٹ میں پانی پیتے [illegible] نہیں [illegible]

کشور کشائی۔ لشکر آرائی۔ ملک داری۔ علم افرازی تو گویا حضور ہی پر خاتمہ تھیں۔ اب خامہ کو طاقت نہیں کہ ایسے بادشاہ با جاہ و جلال و دولت و اقبال کے مفارقت کے درد و الم کی شرح لکھے۔

حضرات ناظرین با تمکین۔ اس سانحہ جانکاہ قیامت خیز پر ہم لوگوں کا کلیجہ تو منہ کو آتا ہے۔ پیارے ملک [illegible] کی کیا کیفیت ہوگی؟ کیسے غم میں مبتلا ہونگے ہائے اس غم کی شرح محال ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی مرحومہ کو [illegible] رحمانیت میں رکھے اور آپکے اعزا و اقربا کو صبر جمیل عطا فرمائے اور پرنس آف ویلز ایڈورڈ ہفتم کی عمر دراز کرے۔ اور [illegible] کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے [illegible] انسان؛ صبر کن کل من علیہا فان؛

الراقم

اے پشت مراز غم شکستی
تا رشتہ حیات خویش گسستی

بقلم

محمد اکرام الحق [illegible] بھاگلپوری

سانحہ کو کیا آنچ

وہ جو دل لے گئے تو ہم سمجھے
[illegible]

آج طبیعت کا عجب رنگ ہے [illegible] مضمون [illegible] ڈھنگ ہے۔ [illegible] زبان۔ [illegible] جلسہ کی [illegible] ذوق ہے۔ آج میں [illegible] تمام [illegible] سناؤں گا۔ حاسد جل مرینگے [illegible] زبان [illegible] کرینگے [illegible] تو دیکھئے کہ کیا بات ہے [illegible] بہت [illegible] بادشاہوں [illegible]

سلف میں سے حضور فیض گنجور ذرا تنہا ہی دو کر انجناب
بنا گیا دین بس ہو گئے جو ہونا تھی - یا اللہ یہ اور بھی سوجی
اور اپنا خمیازہ [illegible] کی چوری ہوگی - انجناب - یہ تو ہنوز
کی بات ہے خدا غارت کرے چوروں کو جو آنکھ کا کاجل
مشوقوں کا غمزہ - ناگہ کا بچہ بڑا نا - ہندوستانکا اتفاق
رامپور والوں کا روزگار - رنڈیوں سے نبھاؤ - گنجہ حاکم
سے لیاقت - مشوقوں سے وفا - رنڈے بازوں سے
شرم - افیونیوں سے ترش روئی - شرابیوں سے حیا
دولت رکھیوں سے نیک چال چلن - غرض یہ باتیں
تو ہمیشہ ہونے ہی رہتے ہیں مگر اب فی الحال دور
آج ہی کل دنوں سے عجب حرکت کی ہے ہمارے
حضور پرنور فیض گنجور والی ریاست رامپور شکار کیواسطے
موضع [illegible] کو تشریف لیگئے تھے اور آپنے اقبال
نوشیروانی سے ایک شکار بھی کرلیا یعنے ایک شیر مارا
مگر چوروں نے بہی نہ معلوم کہاں سے اٹک پیا دو گی
چلایا اور سرکاری سب [illegible] اور اپنا تحقیقات ہورہی
ہے مگر ابھی چوروں کا پتا نہیں لگا بہت جلد بچارا پولیس
مجبوروں کو کمال بیگا دیکھو سرکار دورہ سے تشریف لاتیں
تو پورا حکم معلوم ہو - غیر اس کو چھوڑو - مگر ہوگئی پھر بھی
مجذوب کی بہی بڑ بناؤ تو کیا کوئی ترقی ہوگی - ابھی ترقی
کی جا ایک کہی ہر سکا کیا ہوا - یہ سعف مزاجی کا صلہ
ہے جس کی میٹھیں گھلی ہم [illegible] رمضان کے ہرجہ ہیں
کر چکے ہیں - یعنی ہمارے محسن محمود شاہ خانصاحب
آنر صدر رسالہ جمپر مال ہوگئے خدا ان کو اور ترقی کو
بہت سے حاسد جل گئے مگر کیا ہوسکتا ہے خدا اون
اور ترقی اور خدا کرے بندہ صاحب بہادر مجسٹریٹ
بہی اپنا بنگی انشاء اللہ ہم تو ہر وقت اون کیواسطے
دعا مانگتے ہیں کیوں نہیں نواب صاحب کا حسد بہی ہر
ہر شی ہوتا کیا محال ہے مگر ہو گئے حضرت [illegible]
ہوگئے کو تو آپ اسکے ہفتہ کے واسطے ہنوز بھی مگر وہ
مسٹر خورشید کا قصہ جو آپ پہلے ہفتہ میں بیان

کر چکے ہیں اوسے تو سُنا دیجئے کہ کیا انجام ہوا
وہاں تک تو ہم سُن چکے کہ مسٹر خورشید اپنے دل کو
باتیں کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ہم یورپ والوں
کی تقلید کریں گے - انجناب - ہاں ہاں خوب یاد
دلایا تو سنو -

مرزا خورشید (خود بخود) اب ہم یورپ کی قطع وضع
بنائیگا اور اپنا نام مسٹر خورشید رکھیگا - (بہر سامنے
نوکر آتا ہے) کیوں فہیم کیا بولتا ہے - فہیم - حضور
نواب رحیم بیگ صاحب تشریف لائے ہیں -
مسٹر - اچھا آنیدو فہیم تو اجازت پاکر باہر گیا مگر اور مسٹر
صاحب نے پہر دل سے باتیں شروع کیں - مسٹر یہ لوگ
ہندوستانی بڑا کم بخت آدمی پرانی خیالات کا شیشین
سوائے انگرکہ اور تنگ پاجامہ اور سلیم شاہی جوتہ
کے اور کچھ انہیں آتا ہے اب یہ سڑی دماغ والا خواہ
مخواہ سمع خراشی کریگا - کہ اتنے میں نواب رحیم بیگ
صاحب کمرہ میں داخل ہوئے اور بعد سلام کے
برابر کرسی پر بیٹھ گئے - اور اس صورت سے باتیں
شروع ہوئیں - (رحیم بیگ) اسکے تو انصاحب آج
کیسا ہے - (مسٹر) دیکھئے تم مجکو نواب نکہا کرو میرا
نام مسٹر خورشید لیا کرو اور مجکو مسٹر ہی کر کے خطاب
کیا کرو بلکہ سلام علیکم کی جگہ گڈ مارننگ کہا کرو - اور
میں تو اپنا نام جیمس یا طامس رکھتا مگر کیا کروں کہ
والدین کا رکھا ہوا نام ہے ورنہ میں اسے بھی بدل دیتا
مجکو یورپ والوں کی ہر بات پسند ہے - (رحیم بیگ)
مسٹر جب آپ کے یہ خیالات ہیں تو آپ والدین پر ضرور
برا مانتے ہیں جب آپ نے اپنی قطع وضع بدلڈالی تو بہتر
ہے کہ والدین کے طریقہ کو بھی ترک کر دو مگر یہ ضرور
بتاؤ کہ یہ خیالات کیوں ہوئے - (مسٹر) مجھے ہندوستانی
تنگ پائجامہ اور چستی [illegible] جفقہ پوشش بات
کیا ہے جناب سے نفرت ہوگئی - (رحیم بیگ) ہاں
اب معلوم ہوا کہ تم پڑھے ہو کر ہونا چاہتے ہو - اور

بی بی کا ہاتھ پکڑ کر ٹھنڈی سڑک پر ٹہلنا چاہیئے شاید
آپنے صدیوں کی پردہ داری بہی روا نہ رکہو - (مسٹر)
بیشک - (رحیم بیگ) کیوں - (مسٹر) میں عورتوں پر
یہ جور و ظلم روا رکہنا نہیں چاہتا کیا وجہ کہ ان پر ظلم
کیا جائے اخر اسکے کوئی وجہ - کہ وہ بیچاری باغ کی
طرح کی آنکھوں کی قدرت کی سیر کا لطف بہی اوٹھانے
سے باز رہیں - (رحیم بیگ) تو معلوم ہوا کہ ہمارے شرع
شریف نے بڑی غلطی کی ہے جو اس رسم کو جائز کیا
ہے - میری رائے میں اگر عورتوں کا پردہ نکیا جائے
تو وہ ضرور ایسی آوارہ ہو جائیں کہ الامان اور یہی ہندو کا
ہی خیال ہے تم خود غور کرو کہ جو عورتیں تمہارے
سامنے گاڑیوں میں بیٹھے پہرتی ہیں اور کر و فر ہو چکی
ہوتی ہیں اون پر تمہارا اور سب کا دل ضرور للچایا ہے
اور جن عورتوں کو دیکھ نہیں سکتے اور وہ پردہ نشین
ہیں پہر دل کس کو ہے کہ اسواسطے کہ وہ تو دیکھنے
کو ملتی نہیں ایسی ہی عورتوں کو بہیہ وہ اونکو مردے
نوکی قوت شہوانی ہے جب اون کی نظر ہر شخص پر
پڑیگی تو ضرور اونکا دل بہی خراب خیالات کیطرف جائیگا اور
جب وہ کسیکو نہ دیکھیں گی تو ایسے خیالات بہی پیدا
نہ ہونگے اور اگر وہ ہر جلسہ اور ہر تماشہ میں شرکت کریں
گے تو ضرور اون کی طبیعت عشق کیطرف مائل ہوگی
جس کا نتیجہ خراب نکلیگا - اور اسیواسطے ہماری شرع
نے پردہ جائز رکہا ہے - ورنہ اگر ایسی بات نہ ہوتی
تو ہماری شرع ہی اسکا حکم دیتی محمد مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہر پہلو کو اس سے تجویز فرمایا ہے
کہ تمام دنیا نے آجتک پسند کیا ہے ہماری شرع
کا ہر مسئلہ حکمت اور قرآن سے علیحدہ نہیں ہے
ہر حکم اس خوبصورتی سے قایم کیا گیا ہے کہ بعض
مسئلے تو حکما نے پسند کیا اگر ایسا ہوتا تو یہ باتیں
اپنی رائج نہ ہوتیں مگر چونکہ یہ مسئلہ فیض رسان
عام ہے اسواسطے اس نے اب بہ

تشفی پائی۔ — مسٹر

مانیں نہ مانیں آپ ہیں مختار جانیں
پر ہم تمہارے نفع کی سمجھائے جاتے ہیں

جالاک طرار۔ سچا نامہ نگار از ریاست رامپور

خرموے

ایں جناب یہ سرخی کیسی ہے اور کیا معنی رکھتی ہے اور اس خر کی رے مکسور ہے یا مجزوم یا مشدد۔ سبحان اللہ کیا سوالات کا سلسلہ ہے جب آپ کچھ سمجھتے ہی نہیں تو اس دخل درمعقولات سے حاصل۔ اچھا آپ ہی کیا یاد کیجیئے گا سنئیے اس سرخی میں کچھ سیاہی ملی ہوئی ہے جو کسی سیاہ قلب کا پتہ بتلا رہی ہے۔ اور باقی سوالات کسی اور سے سیکھئے منت ہم نہیں بتا سکینگے۔ کیونکہ اون کا تعلق خاص علما سے ہے۔ قبلہ گستاخی معاف خود ستائی بری جانی ہے کیا ہم گروہ علما سے نہیں ہیں خدا کے فضل سے آپ جیسوں کا تو شتہ گیت اور بڑے ہی لائق اور فائق ہیں۔ واہ جناب یہ بھی ایک ہی کہی کہ بڑے لائق ہیں اگر آپ کو لیاقت کا دعویٰ ہے تو پھر سوال ہی کیوں سکتے بس بس آپ کی قلعی کھلگئی بیٹھے سنئیے اینجانب ہی آپ کو بتلائے دیتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ زانوے ادب تہ کیجئے پھر دیکھئے معانی و بیانی راز و رموز خود بخود کھلتے چلے جائیں گے انشاء اللہ یہ اخبار نہوا مکتب خانہ ٹھیرا۔ اسے حل کرنے کیلئے ایک اوستاد جی کی بھی ضرورت پڑتی ہے میسر نہ ہا جب لا و استاد کیوں کہی۔ بندہ خدا یہ بھی کوئی ہے عقل بیچ کھا گئی تو نہیں رکھ آئے جو استفدر رہے جو ابھی تو کچھ سنا ہی نہیں اور لگے سوالات جڑنے کیا آپ نے سعدی کا یہ شعر نہیں سنا کہ
قرنا درست است خردمند بن زمیان ریختی بیان سخن

ہاں کیوں نہیں مگر خیر معاف فرمایئے اور آپ بیان کیجئے معاف فرمائیے تو ایسا کوئی قصور نہیں کیا گر سکتے پر زور کہنا ٹھیک نہیں۔ اچھا جناب آیندہ احتیاط کیجائیگی اب تو کچھ فرمایئے اچھا سنئیے گر یہ ایک کاتب جاہل کی جہالت ظاہر کرنے کو لکھی ہے انکی اکثر یہی عادت تھی کہ جب انہیں کتابت کا کام دیا جائے تو اسمیں کچھ اپنی طرف سے ضرور ہی تصرف کیا کریں اس ڈر سے لوگ اُن سے بہت کم لکھوانے تھے مگر کاتبوں کی قلت کیوجہ سے کوئی نہ کوئی آہی جاتا تھا۔ ایک شخص قران مجید ہاتھ مزید کر کے لکھنے کو دے گئے اور جب وہ لکھا جا چکا تو اون سے دریافت کیا کہ سچ فرمایئے کہیں کہیں آپ نے تغیر و تبدل نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا معاذ اللہ بالکل نہیں مگر ہاں چند جگہ جو غلط تھا صحیح کر دیا چنانچہ انہیں سے ایک یہ لفظ ہے خر موسیٰ آپ ہی خیال کیجئے کہ گدھا تو عیسیٰ علیہ السلام کا تھا پھر میں کیوں کہ کلام پاک میں غلطی رہنے دیتا بس پر صاحب کتابت نے متبسم ہو کر پوچھا اور بھی جہاں آپنے گلفشانی کی ہو فرمادیں کہا نہیں اور تو نہیں صرف چند جگہ جہاں خنزیر اور شیطان اور فرعون ہامان وغیرہ کے نام تھے وہاں انبیاء اور ابرار و اتقیا بھائی وغیرہ کا نام لکھدیا کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ قران ایسی متبرک چیز کو ان ناموں سے کیا واسطہ صاحب کتابت نے کہا خوب اب آپ اسکی اجرت بھی نصف تو آپ لیں اور نصف اپنی گرہ سے نکال کر انکی شامت اعمال کو مکانات میں خرچ کریں اور چند اور چند مولوی کو دعوت دیکر بلائیں اور توبہ لکھوائیں

ایک قرآن لکھوانے والا

گر نویسی کلام پاک چنیں ۔ ببری آبروے دین متین

مقدمہ کیا ہی کہ شیطان کی آنت ہو گیا

اینجانب علیہ الرحمہ اندنوں اسی عجب کے گھمنڈ میں غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ زمانہ کی رسم میں تدابیر کیں بارہا سے الخیال کے ایک ہزار اوس کا سب کچھ کرسکیں مگر ہر طرف کی بوچھاڑ میں تو ایشدا دے اور بندہ سے کہیں طاعون ملعون کا اودھم کہیں قحط کی کی نہر کہیں کچھ تو کہیں کچھ اسیطرح فی زمانا مقدمہ کا بھی وہ اودھم ہوتا ہے کہ پہلے تو ساری تنخواہیں اوس کی تنخواہ در سرکار دون نذیر یا سیجے ہزاروں دمامیں پڑتے ہیں مگر شیطان کی آنت ہے کہ کسیطرح سلجھائے نہیں سلجھتی تخیلات اور نقصان کا ذکر ہی کیا ناہی نہیں چنانچہ ہمارے ناظرین بھی بیچارہ در سطور ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء کے بعد اسطرف بھی ہر جگہ بڑے ذوق شوق سے الٹ پھیر دیکھ بھال کرنے ہونگے کہ کہیں مولانا بیچارہ نے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ نتیجہ مقدمہ سے مولوی عبدالصمد صاحب بہاری کے مطلع کرینگے کیا ہوا اگر ہم ہی سمجھتے ہونگے جو بھولا کر بھیک رہے ہوں گے کہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ قریب نصف سال بسر شد وانتظار وعدہ خود چونکہ ہنوز روز اول ہے بیچارہ کریں تو کیا لہذا اینجانب جان ہی کو روپیٹ کر چند سے صبر کی ہدایت کرتے ہوئے تا اینیدم جو کچھ ہوا وہ مختصر سا لکھدیتے ہیں کہ ناظرین بیچارے مولوی صاحب کے لئے دعا کریں وہ یہ ہوا کہ ابتدا میں جناب مجسٹریٹ صاحب وقت بہادر نے رحم کیا کہ زید و زوجہ کا بیان دیکر کو جاب دیا کر مقدمہ خارج کرنا چاہا مگر سیکھے از حاجیم نے باہمہ استدعا و حکم پر بنا و ناجائز بحضور جناب کلکٹر صاحب بہادر چند روز کوشش کر ریانیب مدبر و رخواست ثانی سرخرو۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو بحضور جناب مجسٹریٹ بہادر دانا پور داخل کیا کہ بعد تحقیقات مقدمہ از سر نو

روہ مدعا علیہم موجودہ تھے گھر کی جائداد متروکہ اور بعد ضمانت حضور جناب کلکٹر صاحب بہادر استمرار نالش منتقل شدہ باجلاس دیگر کیا اور عدالت سے خلاف نالش عدالت دیوانی [illegible] سے تقسیم کرایا اسے جائداد متروکہ مرحوم بنام مدعیہ وغیرہ دائر کر دیا کہ جس کی تاریخ ۵ ر فروری ۱۹۱۰ء مقرر ہوئی مگر پیر بنبر تعمیل کرائی اور اٹھایا اور مسل مقدمہ وجہداری اور اسی پیرا پھیری میں رہی کہ جناب مجسٹریٹ صاحب کی تبدیلی ہو گئی اور جناب مسٹر ہاکک صاحب مجسٹریٹ بہادر [illegible] قائم مقام تشریف لائے انہوں نے تاریخ [illegible] فروری ۱۹۱۰ء کو مقدمہ پیش کر کے (چونکہ مسل میں کچھ کاغذات تھے اور کچھ نہیں) حکم دیا کہ مدعیہ اندر میعاد [illegible] یوم کے پوری کیفیت مقدمہ لکھکر داخل کرے بس کیا تھا [illegible] تھے ادھا کبھی دو دو اگر مدعیہ نے بند یوم [illegible] داخل کر دیا سب کیا کرایا جنگل یا خاک میں مل گیا [illegible] مزید براں یہ ہوا کہ مدعیہ نے ایک دوسرا مقدمہ بھی [illegible] دیوانی میں واسطے دلپانے زیور اپنی بنام [illegible] مدعا علیہم دائر کر دیا کہ تاریخ ۱۹ فروری ۱۹۱۰ء کو ڈگری بھی ہو گئی۔ اب آگے سنئے جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر نے کاغذات باضابطہ عمل میں لا کر [illegible] بھی شامل ہے آ تاریخ [illegible] فروری ۱۹۱۰ء مقرر فرمایا اور مدعا علیہم باضابطہ حاضر ہیں مگر جناب [illegible] صاحب زاد تقسیم ہے تاریخ ۲۱ [illegible] مردم شماری کے جھٹ کر آدھا سودا کرنے کے لئے کچہری تعطیل رہی اس لئے پھر تاریخ ۲ فروری ۱۹۱۰ء مقدمہ ہوئی ہے دیکھئے کس کل اونٹ بیٹھتا ہے اور آپ بھی فرمائیے یہ مقدمہ شیطان کی آنت نا ہی تو ہو گیا۔ بس سلام ہجو رخصت۔

(باقی آئندہ)

ع۔ق۔ نور دوست
[illegible] دانا پور

کیا باشندگان بریلی اپنی عالی حوصلگی کا ثبوت نہیں دینگے

حضور پنچ صاحب بہادر۔ گڈ مارننگ۔ انجناب علیہ الرحمۃ کو سخت تعجب ہے کہ آنصاحب بہادر نے ایک مسلمانان بریلی کیطرف عنان توجہ منعطف نہ فرمائی حالانکہ وہ لوگ اسطرح خواب غفلت میں اتنا غافل ہو رہے ہیں کہ ان کو نہیں معلوم ہے کہ دنیا میں ہمارے دیگر بھائی مسلمان کیا کچھ کر رہے ہیں مگر واسطے برحال مسلمانان بریلی کہ اپنی [illegible] نکر سکی..... میں سر ڈالے اوندھے پڑے ہوئے ہیں۔ کیوں بھئی ساکنان بریلی! کیا تم حضرت سنجر الدولہ زاد اللہ عدالتہ کے معتقد تو نہیں ہو گئے ہو۔ اچھا اگر ہمارا خیال غلطی پر ہے تو پھر کوئی وجہ ایسی نہیں دکھائی دیتی کہ تم لوگ مثلے سوئیوں کی تھیلیوں کی گٹھری سی بی کر اپنی مسند [illegible] میں جمع کئے رہو۔ کیا ای مسلمانو تم نہیں واقف ہو کہ ہمارے بادشاہ خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت حضور سلطان المعظم جناب عبد الحمید خان صاحب غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے مسلمانان عالم سے کس امر کی درخواست کی ہے۔ ہر آئی والا اسے یہ جوش باش کر عالم بیداری میں۔ دیکھو اب یہ موقع قیامت تک پھر نصیب نہ ہوگا۔ دیکھو ہندوستان کے مختلف مقامات میں کسطرح اسلام کے سچے ہمدرد اور قومی کام میں جہاں جہاں مستعد ہو گیا ہے [illegible] لاین میں چندہ [illegible] فرما رہے ہیں۔ اسلامی جوش و خروش اور حمیت اسلامی و قومی جان نثاری اسکو کہتے ہیں جو چندہ ریلوے کے متعلق اہل اسلام کلکتہ و گونڈہ وغیرہ نے ظاہر کی ہے چونکہ سب بڑی باشندہ تم لوگ نہایت تنگ جمعیت کے آدمی ہو۔ اس لئے کہ نا بعدالت منظر حسن چہار جانب گھورتے ہیں کہ [illegible]

حضور پنچ صاحب بہادر مسکین بجلی کے نہ صرف مالدار ہی اپنی علو ہمتی و خلوص حمیت سے عجائز ہیں میں چندہ دے رہے ہیں بلکہ بعض بعض حصص میں تو یہانتک اسلامی حمیت نے زور کیا ہے کہ غریب مسلمان جن کو ایک وقت کا بھی سہارا نہیں۔ اور وہ عورتیں جن کے شوہر مر گئے ہیں۔ اور وہ معصوم لڑکے جن کو ابھی اتنا شعور نہیں ہے کہ اسلامی حمیت کس کا نام ہے برابر دفتر عالیہ پنچ بہادر میں ارسال کر رہے ہیں عجب ہے افسوس ہے ادہر تمہارے مسلمانی کے اسے سکنا بریلی اگر تو تنگ رہا [illegible] یہودیوں سے بھی گئے گذرے ہو گئے۔ کیا تمہیں غیرت نہیں آتی۔ اگر تم حیادار ہو تو کیوں اسقدر توقف کر رہے ہو۔ چلو بھر پانی میں کیوں نہیں ڈوب جاتے۔ مگر جناب یہ روح ملکیت ہے یہ لاکھ چیخو۔ چلاؤ۔ مل جاؤ۔ کانوں کان خبر نہیں ہوتی کہ بھی لیکن سنتا کہ تم کیا بک رہے ہو۔ لیکن اتنی بات کہے بھی ہم باز نہیں رہ سکتے۔ اس لئے کہ تمہارے شہر کی مسجدیں بہت ہو سے ہیں۔ اگر سو ایسی بھٹ دہری ہو جاویں تو پھر آپ ان تماشے ملاحظہ کیجئے۔ چاہے گھر کی اینٹ سے اینٹ ہی کیوں لگ جائے۔ یہ اور کم پورا ہی کر کے چھوڑیں گے۔ سو بریلی فرو شو جن زیادہ ہیں۔ اگر ناچ و رنگ کا موقعہ آجاوے۔ یا کسی مہ جبین پری چہرہ پر طبیعت مائل ہو جاوے تو پھر دیکھئے ان کی فضول خرچیان کہ تمام آبائی اندوختہ..... شرفاء ہی سے سر صدقے کر دیا ہو تو بات ہی کیا ہوئی۔ میں اپنی آنکھوں سے واقعات دیکھ چکا ہوں کہ بڑے بڑے نامور اشخاص دو دن کی شہرت اور نیک نامی کے لئے فضول مصارف کے بوجھ میں ایسے دبے کہ پھر انہیں اپنی زندگی میں بھی عالم کا دیکھنا نصیب نہ ہوا اور طرہ یہ کہ دنیا سے دفعتاً ہونے کے وقت اپنے چھوٹے چھوٹے یتیم بچوں کو ہزاروں کا قرضدار چھوڑ گئے۔ اور وہ جائداد جن پر انہیں گھمنڈ تھا دگر [illegible]

کے ذریعہ فرق ہو کر بڑی بیدردی کیساتھ ہزاروں
روپیہ کی مالیت سینکڑوں کے عوض دیدی گئیں۔
ہم آپ سے عرض کرتے ہیں کہ اگر اہل اسلام ترکی کی مستحق ہمدردی
میں عظیم الشان جلسہ کریں تو غالب ہے کہ چندہ
کے ذرائع ہی میں نہ صرف خاطر خواہ کامیابی ہو بلکہ ہندوستان
کے بہ نسبت دیگر مقامات اسلامیہ کے ہم چندہ جمع کرکے
بھیجیں بطفیل [illegible] ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری
تحریک اہل بریلی پر ضرور اثر کریگی۔ اور نیز امید ہے
کہ مسلمانان بریلی بہ بدون ملاحظہ تحریر ہذا سے بھی
دو [illegible] پہلے اپنی علو ہمتی و عالی حوصلگی سے دفتر اخبار
نیر بہادر میں چندہ حجاز ریلوے کی بابت روپیہ
کے منی آرڈر پر منی آرڈر منی آرڈر پر منی آرڈر ارسال
کرنا شروع کرینگے۔ والسلام۔

قدر کی وقت سے ہاں ملے [illegible] آگہ نہیں
[illegible] جا وہ کہ گیا حاجت [illegible] ہے

بشیر الدین بشیر از بریلی

ہم بہادر کہ تم بہادر

(دل لگی کا خط)

میرے یار طریقت ناب مذاق سے پنہا مولانا
نیر بہادر۔ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔
ہاں مزاج تو خوش ہے۔ کہئے اور کوئی نہ
ملا تو مجھی سے دل لگی کی سوجھی۔ اور سوجھی بھی تو خوب
ارے میاں یہ کیا کہا۔ تم اور دل لگی۔ مابدولت کے
فرشتہ کو بھی اسکی خبر نہیں۔ ہاں ہاں آپ
نفرما جینگے تو مسکوں۔ مجھے جھکیسے جو [illegible]
لی اور فرشتہ کو بدنام کرنے لگے۔ اچھا کہو تو بھی
بات کیا ہے بابو نہیں دل لگی کرتے رہو گے
یا سچ لکھنا۔ اجی کیا کہیں۔ تاریخ ۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء

کو ایک لفافہ بیرنگ آپ کے دفتر عالیہ کا واپسی
کر رہا تھی جس میں اوپر نام انجانب خوشخط حرف میں لکھا
ہوا تھا ڈاکیہ بیرن نے مجھے دیا۔ مابدولت چکرایا تو
بہت مگر بقول شخصے نام پر کام ہوتا ہے ایک آنہ دینا
اور لوسے لینا پڑا اور یہ شعر ورد زبان کیا سے
پنہیو [illegible] رخ سے پردہ [illegible] تم میں یہاں
دخل جا کیا۔ غرض جیرہ جاری ہوئی تو عجب تماشہ
تماشگاہ کا تماشا دیکھا اسمیں دو خط دو حرف دو [illegible]
نولبندہ عزا فوج [illegible] ارسال ٹکٹ آدھ آنہ
برائے جواب تحریر [illegible] انجانب [illegible] تو ایسا
کر دائرہ خط سے باہر نکل آیا اور یہ خیال ہوا کہ مابدولت
کا یہ ایک آنہ مفت ہی نہیں جیسے نیر بہادر
کو ڈاک ہضم کرجائیں اور ڈاکخانہ نہیں یہ ہرگز
ہضم ہونیکا نہیں۔ چنانچہ انجانب نے ایک درخواست
بحضور جناب ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل بہادر [illegible]
نہ ٹکٹ لگانہ پیسہ ڈاک [illegible] استدعا کی
دیا کہ یہ خط انجانب کا نہیں اسکا لکھنے والا باشندہ
بیہوان ہے میرا ایک آنہ پیسہ مہربانی فرماکر واپس
دیا جاوے پھر کیا تھا حضور انجانب کی درخواست
حاکم عادل کا منظور ہوا اور منظور نہ ہو یہ بھی کوئی بات
ہے مثل مرحوم [illegible] کے دن شماری کرنے لگا
کہ کمبخت سے تاریخ ۱۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۰۹ء کو ایک
لمبا چوڑا سرکاری لفافہ مل جانے کا درشن
کو ملا اور تاریخ ۱۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۰۹ء کو ڈاکیہ یوں
در دولت پر آکر اوس ایک آنہ کے درشن کرگیا
بچہ اب ہم ہیں سچ کہنا مجھے کہنا ہم بہادر کہ تم
بہادر اور پھر بہت سے اپنی بہادری کا نام نہ
لینا یاد باشد۔ سلام لیجئے اب رخصت۔

تونگر سلیمان [illegible]
از [illegible] پور

اسلامی دنیا

آرمینیوں نے البنیا کریک کے مختلف حصوں
میں سخت فساد برپا کیا ہے۔ ان باغیوں نے
مقام خوشمید میں جو موص کے قریب واقع ہے
ترکی گیرزن پر حملہ کیا اور وہاں کے دو نامی گرامی
مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ مقام وان اور البنیا کریک
کے اس حصہ کے بعض دیگر مقامات میں ترکوں اور
باغی آرمینوں کے درمیان پیچیدہ جھگڑے اور [illegible]
پیدا ہوگئے ہیں۔

قسطنطنیہ میں بالبانی کے حسب الحکم لندن کا ترکی
اخبار [illegible] ۲۱ دسمبر تقسیم نہیں ہونے پایا۔
غالباً اس وجہ سے کہ انہیں لارڈ کرامر کی خراب [illegible]
اسپیچ [illegible] ۲۴ دسمبر کی رپورٹ درج تھی۔
دار الحکومۃ عثمانیہ میں لارڈ کرومر کے ریمارک [illegible]
[illegible] سے نہیں سمجھے گئے کہ مصر آئندہ سے انگلستان
اور خدیو الکرم کے زیر فرمان رہیگا۔

حدود افریقہ میں ایک شخص اور کا ساہب باقی تھا
جس نے فرنچ گورنمنٹ کی اطاعت قبول نہ کی تھی
اور جو ہمیشہ معقول جمعیت کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا
مگر تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا کہ اب اس نے
بھی فرانس کی تابعداری قبول کرلی ہے اور جنگ
شرایط پر باہم سمجھوتہ ہوگیا ہے۔

رمضان شریف کی ۷ تاریخ کو امیر المومنین حسب
معمول نبی کریم صلعم کے خرقہ مبارک کی زیارت کو
گئے۔ [illegible] دو رکعت نماز پڑھی۔ بعدہ
صندوق کھولا اور زیارت کی۔ آپ کے بعد جلالتہ
وارکان دولت و اعیان ملت نے نوبت بنوبت
زیارت کی۔ امیر المومنین اخیر تک تعظیم کھڑے ہوئے
زیارت کرتے رہے۔ نماز عصر تک زیارت کا جلسہ
رہا۔ قاریوں نے آیات قرآنی تلاوت کیں۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

لارڈ کچنر مڈلبرگ سے تار دیتے ہیں کہ جنرل بلومر رپورٹ کرتے ہیں کہ کرنل اوون نے جنرل ڈیوٹ کی ایک توپ اور سامان رسد کی گاڑیوں پر ۲۳ ماہ حال کو قبضہ کیا اور ۵۰ آدمیوں کو گرفتار کر لیا دشمن سرعت کے ساتھ بھاگ رہے ہیں اور منتشر ہو رہے ہیں اور ہماری فوج بھی بڑی سختی کے ساتھ انکا تعاقب کر رہی ہے۔ ڈیوٹ کو حملہ کیپ کالونی میں پوری ناکامی ہوئی اور سارے خیالی منصوبے خاک میں مل گئے۔

۲۸ ماہ حال تک جنرل فرنچ نے ڈچوں کو جو نقصان پہنچایا اس کی جنرل مذکور حسب ذیل تفصیل لکھتے ہیں۔ ۲۰۰ ڈچ مقتول مجروح ہوئے ۲۰۶ گرفتار ہوئے اور برٹش اتباع قبول کی۔ ایک توپ ۳۳۴ رائفل اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار گولے ۱۸۵۰ گھوڑے ۳۲۲۰ مویشی ۱۵۶۵۰ بھیڑ اور پانچ افسر اور چار سپاہی مقتول ہوئے اور چار افسر اور ۱۰۰ سپاہی مجروح ہوئے۔

کرنل پارسنس نے ڈیوڈسورس کے قریب ڈچ مورچہ کے قریب مورچہ کے باہر جنرل ہیبر کی فوج پر گولہ باری کی۔ حملے سے ۹ آدمی کام آئے۔

ڈیسل فاروشن جہاں کرنل اوون نے ڈچوں سے مقابلہ کیا ہوشاٹون کے شمالی مغرب میں ڈیسل پر واقع ہے۔ شکست کے پیشتر ڈچوں نے دریائے آرنج کو عبور کرنے کی بہت جان توڑ کوشش کی اور کہا جاتا ہے۔ کہ کسانوں نے انہیں کشتیاں بہم پہنچا نہیں مدد دی۔

سوانبوں کے اضلاع میں ایک ہفتہ تک ۱۱۳ میل کوچ کرنے کے بعد ۵۰۰ سوار بیرون سے بھیجے برٹش کیمپ پر حملہ کیا مگر دشمن ۱۵ سپاہیوں کا نقصان اٹھا کر پسپا ہو گئے۔ برٹش فوج کے ۱۵ سپاہی کام آئے اور کئی مجروح ہوئے۔ مذکورہ مہم افتاد ولوٹ گئی۔

جنرل بوتھا ۲ ہزار ڈچوں کے ساتھ جنرل فرنچ کے تعاقب سے بچ کر کماٹی پورٹ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

جرمنی کی مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں ۵۶۳۴۵۰۱۳ آدمی بستے ہیں۔ گذشتہ پانچ سال میں ۳۰ لاکھ آدمیوں کی ترقی ہوئی ہے۔

ڈیلی اکسپریس لکھتا ہے کہ سر آرتھر ہیولاک وکٹوریا کے گورنر مقرر ہوئے۔

پرنس جارج نے دول یورپ سے درخواست کی تھی کہ کریٹ یونان میں شامل کر لیا جائے اور دول یورپ کی فوجوں کے بدلے یونانی فوج رکھی جائے۔ اسے دول یورپ نے نامنظور کیا۔

تازہ ترین خبریں مظہر ہیں کہ جنرل ڈیوٹ مغرب کی طرف نہیں بلکہ مشرق کی طرف مقام ہیٹرو سیبلی کو روانہ ہوئے۔

دریائے آرنج طغیانی کے باعث عبور نہیں ہو سکتا ہے اس لئے جنرل ڈیوٹ اور سٹین کو واپس جانا پڑا۔ آرنج ریور سٹیشن کے جنوب میں سیلاب سے پل بہہ گئے۔ برٹش لیج آرنج ریور سٹیشن سے زوبرس پانٹ تک حد بندی کئے ہوئے ہے اور ڈچوں کا راستہ ہر طرف سے بند کر دیا گیا۔

ہکس آئنس نے ۲۰ ہزار کے بجائے ۱۵ ہزار آدمی بوشری میں بھرتی کرنے کی منظوری دی۔

جنرل شیبر کے کیمپ ارفت ربو مرد گئے ۴۰ ڈچوں کو سامان سمیت برٹش فوج نے گرفتار کیا۔

لارڈ کچنر مڈلبرگ سے تار دیتے ہیں کہ ۵ ماہ حال تک جنرل فرنچ نے جو فتوحات حاصل کیں ان میں ۳ توپیں بہت سا گولہ بارود رائفل گھوڑے مویشی اور گاڑیاں ان کے ہاتھ لگیں۔ ڈچوں کے ۵ مجروح اور ۴ مقتول ہوئے اور ۲۰۰ نے برٹش اتباع قبول کی۔ ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوا۔

آلڈرشاٹ سے ۶ توپخانوں کو کیپ روانہ ہونے کا حکم ہوا۔

تازہ ترین خبریں مظہر ہیں کہ جنرل ڈیوٹ ابتک فلپسٹاون کے مشرقی مغرب میں فوج کے قیام کی ترکیبیں کر رہے ہیں۔ دریائے آرنج طغیانی میں کمی ہو رہی ہے ہماری فوج کولسبرگ کی طرف جا رہی ہے۔ جنرل بیرس نے ۲ فروری کو جنرل شیبر کی فوج کو منتشر کیا۔ اور بہت سے سپاہیوں اور گھوڑوں پر قبضہ کیا۔

برٹش فوج کو افادو سے روٹتے وقت مختلف مقامات پر دشمنوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ ڈچوں کے ۵۰ یا ۱۰۰ آدمی کام آئے۔

کل ایک رپورٹ مشہور رہا کہ جنرل بوتھا نے لارڈ کچنر کی اتباع قبول کر لی۔ اس سے تمام لندن میں خوشی کا جوش پھیلا ہے۔ اس رپورٹ کی ابتک تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ مگر ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ اس کے متعلق بیانات جاری ہیں۔

جنرل گیسلی نے ۴ ہزار سپاہیوں کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ چینیوں نے اگر وہ کوئی شرارت کریں تو انہیں پوری سزا دیجائے۔

یہ فیصلہ ہوا ہے کہ جو افسر علالت کی وجہ بہت دن کی رخصت لیکر چین سے ولایت جائیں انہیں مفت ٹکٹ دیا جائے اور جو افسر تنخواہ روز کی رخصت لیں انہیں چین سے جاپان تک مفت ٹکٹ دیا جائے۔

گورنمنٹ ہند لاہور کالج سے جنوبی افریقہ میں برٹش کے علاج کرنے کیلئے ڈاکٹر روانہ ہونے کا حکم دیا

ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ گورنمنٹ روس نے خفیہ خفیہ ایک منصوبہ ٹرکی کے خلاف شروع کیا ہے اس بارہ میں برابر مضامین نکل رہے ہیں اور گورنمنٹ روس خاموش ہے۔ اس وجہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ کچھ سازش ضرور ہے۔

امیر افغانستان نے وائسرائے کو ایک نہایت ہی ہمدردی کی چٹھی بھیجی ہے اور جناب ملکہ معظمہ کے انتقال پر بہت بڑا صدمہ ظاہر کیا ہے۔

ہز ہائینس مہارانی کوچ بہار دو برس کے لئے انگلستان جانیوالی ہیں۔ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کی غرض سے جاتی ہیں۔ مہاراجہ نے اضلاع لندن میں کسی مقام پر ایک مکان کرایہ پر لیا ہے۔

چینی گورنمنٹ کے حکم سے پرنس ہانگ اور شانسی کے سابق گورنر یوسین ۸ ور جنوری کو قتل کئے گئے۔

بہاری شکر کے کمیشن کا رپورٹ عنقریب شایع کیا جائیگا۔ اور نیز محکمہ زراعت کے اعلی افسران مسٹرز۔ رالسن۔ ہنکاک اور کروشری جو اختراع و ایجاد میں آزمائے ہیں ان کا کل خرچ دینے کی گورنمنٹ سے فرمائش کی گئی ہے۔

ہزاری باغ چینگ ریلوے ۲۸ فروری سے پبلک کے لئے کھل گئی ہے۔

مدراس کے مشرقی ساحل پر ۱۵ ار کو خوب بارش ہوئی۔ نیل کی فصل کے متعلق خرمنا سکا سرکار میں ابھی امیدیں ہیں۔

ہز اکسلنسی کرنل سردار محمد اسمٰعیل خاں صاحب بہادر باقاعدہ سفیر کابل حسن ابدال سے لاہور تشریف لے آئے ہیں بتاریخ کل میں کلکتہ جانیوالے ہیں۔

بندر کراچی خوب ترقی کر رہا ہے اس کے لنگرگاہ کی توسیع ہو رہی ہے جسمیں پانچ سٹیمروں کے لئے اور جگہ نکالی جائیگی۔ اور اسطرح وہاں کل ۳ بڑے دخانی جہاز اور پانچ چھوٹے چھوٹے سٹیمر ٹھیر سکا کرینگے۔ کام شروع کر دیا گیا۔

پٹنہ کے سید محمد مہدی حسین خان المعروف سید بادشاہ نواب نے ترقی تعلیم شیعہ کے لئے ۳۰ وظیفے کھولے ہیں۔

قحط کمیشن دہلی میں اجلاس کر کے برخاست ہوئی۔ یکم مارچ کو لکھنؤ میں پھر جمع ہوگی۔

ہند میں قحط سے خیراتی کاموں پر ۱۰،۴۰،۰۰۰ آدمی ہیں۔ ۴۰ ہزار مفت خوراک پاتے ہیں جنکی ۵ ہزار آدمی بڑھ گئے

پنجاب میں ایک جدید سرحدی صوبہ قائم ہوگا۔ انڈس ندی کے اس پار کے ۴ ضلعے مع یاغستان شامل کرینگے۔ اس جدید صوبہ کا صدر مقام پشاور ہوگا۔ اور اسکا افسر ایجنٹ گورنر جنرل و چیف کمشنر کہلائیگا۔ یہ سطے پا گیا ہے۔

راجکوٹ (کاٹھیاواڑ) کے پرنٹر پنڈت سیتارام نرائن نے ہندو کالج بنارس کے لئے ۱۷ ہزار روپیہ دیا ہے۔

مہارانی گوالیار نے یادگاری وظائف ملکہ وکٹوریہ فنڈ کے لئے ایک ہزاری رقم عطا فرمائی ہے۔

پشاور میں پچر کو ۳ بجے صبح ایک فوجی گسیرہ پہرہ پر نہایت نشانہ بندوق سے چت کیا گیا۔

جنوبی افریقہ کی ضروریات کے لئے بمبئے سے ایک مقدار چاول دال نمک گڑ وچار کی بذریعہ جہاز روانہ کی گئی۔

سرحدی قوم ... نے فرزدی مطالبہ ادا نہیں کیا۔ آغاز مارچ میں انکی سرکوبی کو فوج جائیگی۔ اس مہم میں ۲۳ دیسی پلٹنیں بھی اور [illegible] جو ایک سکواڈرن سالکر بھی جائیگی۔

مدراس میں ایک کرسچن لیڈی اہلیہ پروفیسر فلسفہ مدراس کالج مسٹر مینیہ نارائن نے امتحان ایم اے میں کامیابی حاصل کی۔

جگراؤں (لدھیانہ) کے ایک دیہاتی زمیندار اپنی ۱۲ سالہ لڑکی کے قتل کے شبہ میں گرفتار ہیں پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ بکامیابی ہوا۔ ۸ ہزار خلقت تھی۔ نواب صاحب بہاولپور بھی تشریف فرما تھے۔ ۰۰۰ چندہ ہوا۔

ماہ جون آئندہ میں شملہ میں ایک خاص کمیٹی قائم ہو کر زراعتی بنکوں کی تجویز پر غور کریگی۔

کلکتہ میں یادگار ملکہ وکٹوریہ کے چندہ کی حد ایک لاکھ قرار پائی۔ اس حساب سے ابتک ۱۲½ لاکھ جمع ہو چکا۔ والیان الور اندور گوالیار و ٹونک نے بھی ایک ایک دیا۔ کپورتھلہ۔ کوچ بہار کو ٹپرہ نے ۲۵-۲۵ ہزار دیا ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلاء طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲۳ فروری	۱۶۹	۱۶۴	۳۶۶
۲۵ //	۱۶۰	۱۸۳	۴۰۹
۲۶ //	۱۹۰	۲۰۴	۳۹۵
۲۷ //	۲۰۵	۱۷۵	۳۸۵
۲۸ //	۱۶۳	۱۶۰	۳۲۳
یکم مارچ	۱۳۳	۱۴۵	۳۴۴
۲ //	۱۴۸	۱۶۱	۳۵۸

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا